السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومقیان شرع متین اس امر میں کہ خطبہ جمعہ وغیرہ میں واسطے سمجھانے عربی نہ جاننے والوں کے خطبہ عربی کا اردو ۔ پنجابی یا فارسی میں حسب حاجت ترجمہ کرنا جائز یا نہیں ؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

ان الحکم الا اللہ اگر کوئی شخص اس طور پر خطبہ پڑھے کہ اس میں عبارات عربی مثل آیات قرآنی اوراحادیث ۔ ۔ ۔ ۔ اورادعیہ ماثورہ کچھ نہیں ہوں تو یہ صورت جائز نہیں ہے اوراگر ایسا نہیں کرے بلکہ عبارات عربیہ کو بھی پڑھے اوراس کے ط بعد اس کا ترجمہ کردے تاکہ عوام الناس کواس سے فائدہ پہنچے یہ صورت جوازکی ہے صحیح مسلم میں ہے ۔

کانت للنبی صلعم خطبتان تجلس بینھمایقرء القرآن ویذکرالناس

جب تک ترجمہ نہیں کیا جائے گا تو عوام الناس کیوں کر سمجھیں گے ۔ اورتذکیر کا اختصاص بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس مقام میں کسی دلیل سے ثابت نہیں ہے ۔ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ کافی ووافی ہے ۔ واللہ اعلم بالصواب حررہ ابوطیب محمد المدعو شمس الحق العظیم آبادي عفی عنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم (شب برات سے متعلق یہ تحریر مولانا عظیم آبادی نے مولانا عبدالغفور واناپوری کے رسالے "اہدایۃ الی لیلۃ البراءۃ" پر بطور تقریظ لکھی تھی جو مذکورہ رسالہ کے اخیر میں (ص 41/43) شائع ہوئی (مطبع سعید المطالع بنارس 1322ھ اس تحریر کی نشاندہی مولانا عبدالعزیزاعظمی نے کی) جس کے لیے راقم ان کا ممنون ہے )

نحمدہ ونصلی بیشک ماہ شعبان کی فضیلت احادیث صحیحہ سے ثابت ہے اوراس کی فضیلت کا خیال کرکے اس میں اپنے دستور سے زیادہ روزہ رکھنا بھی رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے ۔

صحیحین میں مروی ہے : عن عائشۃ قالت مارایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استکمل صیام شھر قط الاشھر رمضان ومارایتہ فی شھر اکثر صیاما منہ فی شعبان

اورسنن نسائی میں بسند حسن مروی ہے : عن اسامۃ بن زید قال قلت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بل ارک تصوم شھرا ما تصوم من شعبان قال ذلک شھر یغفل الناس عنہ بین رجب ورمضان وھو شھر ترفع فیہ الاعمال الی رب العلمین فاحب ان یرفع عملی وانا صائم

اورسنن ترمذی میں ہے : عن انس رضی اللہ عنہ قال سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ای صوم افضل بعد رمضان قال شعبان لتعظیم رمضان

اورتین روایتوں کے علاوہ اورروایات بھی اس باب میں وارد ہیں ۔ اکثر روایات ان میں سے حافظ منذری کی کتاب الترغیب میں موجود ہیں ۔

ان حدیثوں سے اتنا ضرور معلوم ہواکہ شعبان کا مہینہ بزرگ مہینہ ہے اوراس میں روزوں کی کثرت مسنون ہے اور رسول اللہ ﷺ اس مہینے میں زیادہ روزے رکھتے تھے ۔ البتہ اس مہینے میں روزے کے لیے کسی تاریخ یا روزکی تخصیص کسی ایسی روایت سے ثابت نہیں ہے جو قابل احتجاج ہو ۔ اس لیے بالقصد خاص کرکے روزے کے لیے کسی تاریخ کو معین کرلینا چاہیے ۔

باقی رہا نصف شعبان کی شب کو قرآن مجید تلاوت کرنا ۔ ادعیہ ماثورہ اذکار صحیحہ پڑھنا ۔ صلوۃ قافلہ اول شب کو بغیر جماعت اور بغیر ہیئت مخصوصہ کے یا آخر شب کو بجماعت لیکن بغیر ہیئت مخصوصہ کے ادا کرنا اوراللہ تعالی سے مغفرت چاہنا رحمت کی کواستگاری کرنا اوراپنے لیے دعائیں مانگنا اوردعا میں گریہ وزاری کرنا بھی بدعت نہیں ہے ، بلکہ موجب اجر جزیل وثواب عظیم ہے اوراس باب میں بھی روایات متعددہ واردہیں ۔

خرجہ الطبرانی فی الاوسط وابن حبان فی صحیحہ والبیھقی عن معاذ بن جبل وعن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال : یطلع اللہ الی جمیع خلقہ لیلۃ النصف من شعبان فیغفر لجمیع خلقہ الالمشرک اومشاحن ورواہ ابن ماجہ نحوہ من حدیث ابی موسی الاشعري والبراز والبیھقی من حدیث ابی بکرصدیق بنحوہ باسنادلاباس بہ قالہ المنذري فی الترغیب۔

ومنھا ماخرجہ البیھقی عن مکحول عن کثیر مرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی لیلۃ النصف من شعبان یغفرلہ عزوجل لاہل الارض الالمشرک اومشاحن وقال البیھقی عن مکحول عن ابی ثعلبۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یطلع اللہ اي عبادہ لیلۃ النصف من شعبان فیغفرلہ للمؤمنین ویمہل لاکافرین ویدع اہل الحقد بحقدھم حتی یدعوہ قال البیھقی وھوایضا بین مکحول وابی ثعلبۃ مرسل جید۔

ومنھا ماخرجہ البیھقی عن العلاء بن الحارث عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اللیل فصلی الی ان قال فقال اتدرین ای لیلۃ ہذہ قلت اللہ ورسولہ اعلم قال ہذہ لیلۃ النصف من شعبان فیستغفر للمستغفرین ویرحم المسترحمین ویؤخراہل الحقد کما ھم قال البیھقی ہذا مرسل جید وقال المنذري یحتمل ان یکون العلاء اخذہ من مکحول انتہی

ومنھا ماخرجہ الامام احمد بن حنبل عن عبداللہ بن عمروان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یطلع اللہ عزوجل الی خلقہ لیلۃ النصف من شعبان فیغفرلہ لعبادہ الا اثنین مشاحن وقاتل نفس قال المنذري رواہ احمد باسناد بین انتہی

ان روایات کے سوااور بھی اخبار وآثار اس باب میں مروی ہیں ۔ بخوف طوالت قدر مذکور پر اکتفا کیا گیا ۔ ان روایات سے معلوم ہوا کہ ماہ شعبان میں شب پندرہ بالخصوص بہت بزرگ ہے اس میں نماز پڑھنا دعائیں مانگنا ثواب

ہے یہ روایتیں اگرچہ علیحدہ علیحدہ بہت قوی درجے کی نہیں ہیں مگر چونکہ متعدد طرق سے مروی ہیں اس لیے ایک کو دوسرے سے قوت حاصل ہے اور قابل احتجاج و عمل ہے کیونکہ اس سے زیادہ صحیح حدیث اس کی مخالف نہیں وارد ہے اسی بناء پر شیخ ابو شامہ نے کتاب الباعث فی انکار البدع والحوادث میں چند روایتیں بیہقی کی کتاب الدعوات الکبیر وغیرہ سے نقل کرنے کے بعد لکھا ہے ۔ قال البیھقی فی ہذاالاسناد بعض من یجھل وکذلک فیما قبلہ واذا انضم احدہما الی الاخراخذ بعض القرۃ انتہی

الحاصل ماہ شعبان کا تمام مہینہ بزرگ ہے اور اس میں روزے رکھنا مسبوب ہے مگر روزے کے لیے کوئی تاریخ معین ومقرر کرنا اور بالتحصیص صرف پندرہویں تاریخ میں روزہ رکھنا احادیث سے ثابت نہیں ہے بلکہ تیرہ' چودہ' پندرہ تاریخوں میں جن کو ایام بیض کہتے ہیں ان میں روزے رکھے اور چاہے تو اس پر بھی زیادتی کرے کیونکہ اس مہینے میں کثرت صیام ثابت ہے اور اس مہینہ میں شب پندرہ بالخصوص زیادہ بزرگ ہے اس میں قیام لیل بغیر کسی ہیئت خاص کے بھی مسنون وموجب اجر وثواب ہے ۔ البتہ کسی خاص ہیئت کے ساتھ نماز پڑھنا یعنی ایک سو رکعت نماز پڑھنا اور ہر رکعت میں بعد سورۃ فاتحہ کے دس بار سورۃ ق ہواللہ پڑھنا وغیرہ ذلک کہیں اخبار وآثار سے ثابت نہیں ہے بلکہ محدث فی الدین ہے اور عامل اس کا بدعتی ہے اور ایسا ہی تمام شب چراغوں کو روشن کرنا اور سارے مکان میں زیادہ روشنی کردینا یہ سب فعل منکرونامشروع ہے ۔ اور ایسا ہی چودہ شعبان کو یوم عید قرار دے کر اس میں حلوہ پکانا اور اس کو ثواب سمجھنا یہ سب بدعت وضلالت ہے اور تفصیل اس کی صراط مستقیم للامام ابن تیمیہ میں ہے وہکذا فی الباعث فی انکار البدع والحوادث لابی شامہ وکتاب المدخل الشیخ ابن الحاج وغیر ذلک من الکتب المعتبرۃ

اور فرمایا علامہ مناوی نے فتح القدیر شرح کبیر جامع الصغیر میں بشرح حدیث " ان اللہ تعالیٰ ینزل لیلۃ النصف من شعبان الخ کی قال المجد ابن تیمیہ لیلۃ النصف شعبان روي فی فضلہا من الاخبار والآثار مایقتضی انہا مفضلۃ ومن السلف من خصہا بالصلوۃ فیہا' وصوم شعبان جاءت فیہ اخبار صحیحۃ اماصوم یوم نصفہ مفرد فلا اصل لہ یکرہ 'وکذا اتخاذہ موسما تضع فیہ الحلوي والاطعمۃ وتظہر فیہ الزینۃ وہومن المواسم المحدثۃ المبتدعۃ التی لا اصل لہا انتہی واللہ اعلم

حررہ العبد الضعیف ابو طیب محمد شمس الحق العظیم آبادي عفی عنہ آبائہ وعن مشائخہ آمین

میں نے رسالہ مولوی عبدالغفور صاحب کو دیکھا اور اس کی صحت کی، فضائل شعبان وغیرہ میں مولوی صاحب نے خوب لکھا ہے واقعی فضائل شعبان میں بہت احادیث صحیحہ آئی ہیں ۔ صوم نصف شعبان میں کوئی حدیث صحیح نہیں ۔ تخصیص اس کی ٹھیک نہیں' جیسا کہ مولانا عبدالشمس الحق صاحب نے لکھا ہے میں بھی ان کا ہمقال ہوں

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

## فتاویٰ مولانا شمس الحق عظیم آبادی

## ص179

محدث فتویٰ